بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

مورخہ:- جمعرات

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۲۶ ذوالحجہ ۱۳۸۹ھ - ۵ امان ۱۳۴۹ہش - ۵ مارچ ۱۹۷۰ء | نمبر ۵۲

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۴ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق گزشتہ رات کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔ حضور کی حرمِ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے، ثم الحمد للہ۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں ۔

ہفتہ قرآن مجید کی رپورٹیں بھجوائیں

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود کے فیصلہ کے مطابق یکم امان (مارچ) سے تمام جماعتوں میں ہفتہ قرآنِ کریم منایا جا رہا ہے۔ امراءِ کرام و صدر صاحبان اِس ہفتہ کو کامیابی کے ساتھ منا کر رپورٹیں بھی ارسال فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

● ربوہ ۔ مکرم بشیر احمد صاحب سیال اور مکرم حافظ محمد یوسف صاحب انسپکٹران اصلاح وارشاد ۲ مارچ کو ملتان اور مظفر گڑھ کے دورہ پر روانہ ہوئے ہیں۔ وہ شعبہ رشتہ ناطہ کی طرف سے ملتان، لودھراں، کبیر والہ، خانیوال، میاں چنوں، وہاڑی، بوریوالہ، مظفر گڑھ، لیہ اور اسکے مضافات کا دورہ کریں گے ۔

● سہ ماہی اوّل کا امتحان انصار اللہ انشاء اللہ العزیز ۱۳ مارچ کو ربوہ میں اور ۱۵ مارچ کو بیرونجات میں ہوگا۔ امتحان کا نصاب درج ذیل ہے:-

(۱) سورۃ البقرہ کی پہلی سترہ آیات زبانی یاد کرنا۔

(۲) ترجمہ قرآنِ کریم نصف اوّل پارہ ۱۱

(۳) وفاتِ مسیحؑ کے پانچ دلائل از قرآن کریم

تمام انصار سے گزارش ہے کہ وہ اس نصاب کے مطابق تیاری کر کے زیادہ سے زیادہ تعداد میں اِس امتحان میں شریک ہوں ۔

قائد تعلیم
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کی الوہیت اس کی قدرتِ غیر محدودہ اور اسرارِ نامعدودہ سے وابستہ ہے

خداشناسی کیلئے یہ بڑا بھاری بنیادی مسئلہ ہے کہ خدائے ذوالجلال کی قدرتیں اور حکمتیں بے انتہا ہیں

"خدا تعالیٰ کی خدائی اور الوہیت اس کی قدرتِ غیر محدودہ اور اسرارِ نامعدودہ سے وابستہ ہے جس کو قانون کے طور پر کسی حد کے اندر گھیر لینا انسان کا کام نہیں ہے۔ خداشناسی کے لئے یہ بڑا بھاری بنیادی مسئلہ ہے کہ خدائے ذوالجلال کی قدرتیں اور حکمتیں بے انتہا ہیں۔ اِس مسئلہ کی حقیقت سمجھنے اور اس پر عمیق غور کرنے سے سب الجھاؤ اور پیچ خیالات کا رفع ہو جاتا ہے اور سیدھا راہ حق شناسی اور حق پرستی کا نظر آنے لگتا ہے۔ ہم اس جگہ اس بات سے انکار نہیں کرتے کہ خدائے تعالیٰ ہمیشہ اپنی ازلی ابدی صفات کے موافق کام کرتا ہے۔ اور اگر ہم دوسرے لفظوں میں انہی ازلی ابدی صفات پر چلنے کا نام قانونِ الٰہی رکھیں تو بیجا نہیں مگر ہمارا کلام اور بحث اس میں ہے کہ وہ آثار صفات ازلی ابدی یا یوں کہو کہ وہ قانون قدیم الٰہی محدود یا معدود کیوں مانا جائے۔ ہاں بیشک یہ تو ہم مانتے ہیں اور مان لینا چاہیئے کہ جو کچھ صفتیں جنابِ الٰہی کی ذات میں موجود ہیں انہیں صفاتِ غیر محدود کے آثار اپنے اپنے وقتوں میں ظہور میں آتے ہیں نہ کوئی امر اُن کا غیر۔ اور وہ صفات ہر یک مخلوق ارضی و سماوی پر مؤثر ہو رہی ہیں اور انہی آثار الصفات کا نام سُنّت اللہ یا قانونِ قدرت ہے مگر چونکہ خدائے تعالیٰ معہ اپنی صفاتِ کاملہ کے غیر محدود اور غیر متناہی ہے اِس لئے ہماری بڑی نادانی ہوگی اگر ہم یہ دعویٰ کریں کہ اس کے آثار الصفات یعنی قوانینِ قدرت باندازہ ہمارے تجربہ یا فہم یا مشاہدہ کے ہیں اس سے بڑھ کر نہیں۔ آجکل کے فلسفی الطبع لوگوں کی یہ بڑی بھاری غلطی ہے کہ اوّل وہ قانونِ قدرت کو ایسا سمجھ بیٹھے ہیں جس کی من کل الوجوہ حد بست ہو چکی ہے اور پھر بعد اس کے جو امر نیا پیش آئے اس کو ہرگز نہیں مانتے۔ اور ظاہر ہے کہ اِس خیال کی بناء راستی پر نہیں ہے۔ اور اگر یہی سچ ہوتا تو پھر کسی نئی بات کے ماننے کے لئے کوئی سبیل باقی نہ رہتا اور امورِ جدیدہ کا دریافت کرنا غیر ممکن ہو جاتا کیونکہ اس صورت میں ہر یک نیا فعل بصورت نقضِ قوانین طبعی نظر آئے گا۔ اور اس کے ترک کرنے سے ناحق ایک جدید صداقت کو ترک کرنا پڑیگا۔"

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۴۲)

اتباعِ قرآن پاک کے ثمرات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"لاکھوں مقدسوں کا تجربہ ہے کہ قرآن شریف کی اتباع سے برکاتِ الٰہی دل پر نازل ہوتی ہیں اور ایک عجیب پیوند مولیٰ کریم سے ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے انوار اور الہام اُن کے دل پر اُترتے ہیں اور معارف اور نکات ان کے مُنہ سے نکلتے ہیں۔ ایک قوی توکل ان کو عطا ہوتا ہے اور ایک محکم یقین ان کو دیا جاتا ہے ... جب وہ دعا کرتے ہیں تو وہ اُن کی سُنتا ہے جب وہ پکارتے ہیں تو وہ اُن کو جواب دیتا ہے۔ جب وہ پناہ چاہتے ہیں تو وہ اُن کی طرف دوڑتا ہے۔ وہ باپوں سے زیادہ اُن سے پیار کرتا ہے اور اُن کے در و دیوار پر برکتوں کی بارش برساتا ہے۔"

(سرمہ چشم آریہ حاشیہ صفحہ ۲۳، ۲۴)

مستورات کا اجلاس:- ربوہ ۔ لجنہ اماء اللہ ربوہ کے زیر اہتمام ۵ مارچ بروز جمعرات ساڑھے تین بجے سہ پہر لجنہ ہال میں پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق مستورات کا جلسہ ہوگا۔ بہنیں بکثرت شریک ہوں ۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ امان ۱۳۴۹ ہش

بر و بحر میں فساد کیوں ؟

دین یا مذہب صرف چند رسمی باتوں کو دہرا دینے کا نام نہیں ہے۔ جب کسی قوم میں دین محض رسم بن کر رہ جاتا ہے تو حقیقت یہ ہے کہ اس قوم میں مذہب صرف نام کا رہ جاتا ہے اور وہ اپنے سیدھے راستے سے بھٹک کر گمراہیوں میں پڑ جاتی ہے۔

قرآنِ کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی قوم کو اپنی طرف سے ہدایت کے بغیر نہیں چھوڑا بلکہ صاف صاف لفظوں میں فرمایا ہے

لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ

یعنی ہم نے ہر قوم کی طرف ایک ہدایت دینے والا بھیجا ہے۔ اس کے یہی معنی ہیں کہ مذہب یا دین صرف رسم کا نام ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر عمل کرنے سے ہی انسان دین سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے جب تک کسی قوم کا تعلق قائم رہتا ہے وہ قوم صراطِ مستقیم پر چلتی رہتی ہے لیکن جب نفسِ امارہ یا دوسرے لفظوں میں شیطان کے بہکاوے میں آجاتی ہے اور اپنی محدود عقل کے پھندے میں گرفتار ہو جاتی ہے اس وقت وہ قوم تباہ ہو جاتی ہے اور خواہ بظاہر وہ کتنی ہی ترقی یافتہ نظر آتی ہو اور کتنی ہی شان و شوکت کی مالک بن جاوے اس کا وجود اندر سے کھوکھلا ہو جاتا ہے اور جس طرح ایک کہنہ درخت جس کو گھن نے کھا لیا ہو آخر کار کسی دن ہوا کے جھونکے سے گر پڑتا ہے اسی طرح وہ قوم بھی گر جاتی ہے۔

قوموں کے عروج و زوال کی تاریخ اس پر گواہ ہے کہ جس قوم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے منہ موڑ لیا اور صرف دُنیا کی شان و شوکت میں ہی محو ہو کر رہ گئی تو دو چار نسلوں میں اس کا دیوالیہ نکل جاتا ہے اور اخلاقی لحاظ سے اس کا گرنا اس کو ہر خوبی سے محروم کر دیتا ہے اور اس کو پتہ بھی نہیں لگتا کہ وہ کیا سے کیا ہو گئی ہے۔ اور باوجود ظاہری شان و شوکت کے ایسی قوم تباہی کے گڑھے میں جا گرتی ہے۔

آج دُنیا کی تمام اقوام کا یہی حال ہو چکا ہے۔ تمام اقوام مادہ پرستی کے غار میں گر چکی ہیں اور اخلاقی اقدار سے تہی دامن ہو چکی ہیں۔ ان کے سامنے صرف ذاتی انتفاع کا مقصد رہ گیا ہے۔ اگر وہ اپنے وطن کے لئے بھی جدوجہد کرتی ہیں تو اس کا مقصد بھی صرف اپنی ذات ہوتی ہے۔ ایسے انسانوں میں جہالت کے زمانے کی گروہی خصلت بیدار ہو جاتی ہے اور بطور ایک عالمی سوسائٹی کا رُکن بننے کے وہ ایک محدود دائرے کے اندر اپنی خواہشات اور اپنی جدوجہد کو مقید کر دیتے ہیں یہاں تک کہ آخر میں صرف نفس پروری کے سوا کچھ نہیں رہتا۔ یہی ذہنیت ہے جو دُنیا میں فتنہ و فساد، قتل و غارت اور بدامنی کی ذمہ دار ہے۔ آج دُنیا میں جو بے چینی دیکھی جاتی ہے اس کا واحد سبب یہی نفسا نفسی ہے جو ہر جگہ کام کرتی ہوئی دیکھی جا سکتی ہے۔ اور دینی زبان میں اسی کا نام بُت پرستی ہے۔ آج اگرچہ انسان تصویروں اور مٹی پتھر یا لکڑی کے بُتوں کے سامنے نہیں جھکتے مگر انہوں نے ذہنی اور خواہشاتی بتوں کی پرستش کو وسیع سے وسیع تر کر دیا ہوا ہے۔ ایک قوم دوسری قوم کی لُوٹ کھسوٹ کے لئے قوت استعمال کرتی ہے اور اس طرح زمین کے چپّہ چپّہ پر جنگِ زندگی جاری ہے۔ کسی ملک، کسی شہر، کسی گھر میں اب چین اور اطمینان باقی نہیں رہا۔ اسکی وجہ یہی ہے کہ دنیا سے خدا پرستی ختم ہو گئی ہے اور دین اور مذہب اگر کہیں ہے بھی تو محض رسمی رہ گیا ہے ٭

حدیث الرسول صلے اللہ علیہ وسلم

صدق وصفا

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الصِّدْقَ یَھْدِیْ اِلَی الْبِرِّ۔ وَاِنَّ الْبِرَّ یَھْدِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَصْدُقُ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ صِدِّیْقًا وَاِنَّ الْکِذْبَ یَھْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ، وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَھْدِیْ اِلَی النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَکْذِبُ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ کَذَّابًا۔

(بخاری کتاب الادب باب قول اللہ تعالیٰ اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین ص۹۰۰ ج۲)

حضرت ابنِ مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف۔ اور جو انسان ہمیشہ سچ بولے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ صدیق لکھا جاتا ہے۔ اور جھوٹ گناہ اور فسق و فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فسق و فجور جہنم کی طرف۔ اور جو آدمی ہمیشہ جھوٹ بولے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذاب لکھا جاتا ہے ٭

قطعات

ایمانِ باعمل کا انعام ہے خلافت
تمکینِ بیخِ دینِ اسلام ہے خلافت
ہر خوف ہر حزن سے آلامِ ما و من سے
کر دیتا ہے رہا جو وہ دام ہے خلافت

ہے ربِ جہانوں کا رحمان اور رحیم و کریم
مگر وہ مالکِ یومِ جزا سزا بھی ہے
اگر خدا نہ کرے نیک اور بد میں تمیز
تو پھر محلِ نظر ہے کوئی خدا بھی ہے

اگرچہ کہنے کو ہم سب خدا کے بندے ہیں
خدا کے بندے اسی کی رضا کے بندے ہیں
وہی ہیں بندے عبادت گزار اے تنویر
جو صلح و امن کے صدق و صفا کے بندے ہیں

حقانیتِ اسلام کا ایک عظیم الشّان نشان

پنڈت لیکھرام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی پیشگوئی

از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

— (۱) —

۱۸۷۹ء میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے براہین احمدیہ کی پہلی جلد کا آغاز فرمایا۔ یہ وہ تاریک زمانہ تھا جبکہ عیسائی پادریوں کی زبان اور قلم سیل بہار اسلام اور بانی اسلام کے متعلق زہر اگل رہی تھی۔ ہزارہا صفحات اسلام کے خلاف حملوں میں سیاہ کر دیئے گئے۔ مسلمانوں کے جذبات و احساسات سے کھیلا گیا۔ اور ان کے قلوب کو مجروح کیا گیا۔ پادریوں کی زبان درازی کو دیکھ کر آریہ سماج کے سرکردہ اشخاص نے بھی اسلام قرآن کریم اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف انتہائی اشتعال انگیز اور گندہ لٹریچر شائع کرنا شروع کر دیا۔

اسی مذہبی جنگ و جدال کے دوران صرف ایک ہی شخص مرد میدان اور بطل اسلام ثابت ہوا وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شخصیت عظیمہ تھی۔ آپ نے اپنی تصنیف براہین احمدیہ میں مذاہب مختلفہ کی طرف سے اسلام کے خلاف اعتراضات اور انتقادات کا دندان شکن جواب دیا۔ آپ کی اس عظیم الشان تصنیف نے مسلمانوں کے ہر طبقہ سے خراج تحسین حاصل کیا۔ شیخ الاسلام کہلانے والے مولوی محمد حسین بٹالوی کو ذیل کے الفاظ میں اعتراف کرنا پڑا۔

"ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ حالات کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی اور آئندہ خبر نہیں لعل اللہ یحدث بعد ذالک امراً اور اس کا مولف بھی اسلام کی مالی وجانی وقلمی ولسانی وحالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم دیکھی جاتی ہے۔"

(اشاعت السنہ جلد ۶ نمبر ۷)

— (۲) —

براہین احمدیہ فضائل اسلام کے اظہار کے لئے تحریر کی گئی تھی۔ اور اس کتاب میں علم کلام کی رو سے صدق اسلام پر براہین اور دلائل نیرہ درج کئے جا رہے تھے جس سے ایک تو مسلمانوں کے قلوب میں مسرت و شادمانی کی کیفیت تھی۔ اور دوسری طرف آریہ سماج کے سرکردہ اشخاص نے اس کتاب کی تکذیب کے لئے استہزاء اور تمسخر کا رنگ اختیار کیا۔ چنانچہ ایک شخص لیکھرام نامی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خط وکتابت شروع کر دی۔ اس شخص کی خط وکتابت سے ہی اس کے کردار اور اخلاق کا پتہ لگ سکتا ہے۔ ایک محقق آدمی کا انداز گفتگو اور تحریر ہمیشہ ہی علمی اور ٹھوس دلائل پر مشتمل ہوا کرتی ہے۔ چاہے وہ کتنا ہی متعصب ہو۔ مگر یہاں معاملہ برعکس ہے۔ اس نے استہزا کے اسلوب کو اختیار کرتے ہوئے یہاں تک ایک خط میں تحریر کر دیا۔

"اجی آسمانی نشان تو دکھاویں اگر بحث نہیں کرنا چاہتے تو رب العرش خیر الماکرین سے میری نسبت کوئی آسمانی نشان تو مانگیں۔ تا فیصلہ ہو۔"

اس خط وکتابت کے جواب میں حضرت اقدس نے ایک طویل خط لیکھرام کے نام رقم فرمایا۔

"آپ کی زبان بد زبانی سے رکتی نہیں آپ لکھتے ہیں کہ اگر بحث نہیں کرنا چاہتے تو رب العرش خیر الماکرین سے میری نسبت کوئی نشان مانگیں۔ یہ کس قدر ہنسی ٹھٹھے کے کلمے ہیں گویا آپ اس خدا پر ایمان نہیں لاتے۔ جو بے باکوں کو تنبیہ کر سکتا ہے۔"

یہ خط وکتابت کافی طویل ہو گئی۔ لیکھرام کا اصرار یہی تھا کہ نشان دکھاؤ اور مجھے آپ کی پیشگوئیوں، الہامات و کشوف سے کوئی خوف واندیشہ نہیں ہے۔ اور مجھے کسی قسم کا ہرگز گزند نہیں پہنچ سکتا۔ چونکہ لیکھرام بڑے تکرار سے یہ مطالبہ کر رہا تھا کہ مجھ پر کسی قسم کے عذاب کی مقررہ میعاد کے ساتھ پیشگوئی کا بھی انکشاف کیا جائے۔ اس پر حضرت اقدس کو خاص توجہ اور ابتہال کے بعد معلوم ہوا کہ ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء سے عرصہ چھ سال میں پنڈت لیکھرام ایک خطرناک گرفت میں مبتلا ہوگا۔ جو نتیجۃً موت کا باعث ہوگی۔ نیز حضور کو الہام ہوا۔

عِجْلٌ جَسَدٌ لَّهٗ خُوَارٌ ۔ لَهٗ نَصَبٌ وَّ عَذَابٌ

یعنی لیکھرام گویا گوسالہ سامری کی قسم کا ایک بچھڑا ہے۔ جو لغو باتیں کر کے شور مچا رہا ہے اس کے لئے انتہائی دکھ اور عذاب نازل ہوگا

اس الہامی خبر کے بعد آپ نے ایک اشتہار شائع کیا۔ جس میں تحریر فرمایا:۔

"اب میں اس پیشگوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ تک آج کی تاریخ سے یعنی ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء سے کوئی ایسا عذاب جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت ہو۔ اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو نازل نہ ہو تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ اور نہ اس کی روح سے میرا نطق ہے۔ اور اگر میں اس پیشگوئی میں کاذب نکلا۔ تو ہر ایک سزا کے بھگتنے کے لئے تیار ہوں۔ اور اس بات پر راضی ہوں کہ مجھے گلے میں رسی ڈال کر سولی پر کھینچا جائے۔"

عبارت بالا کا لفظ لفظ اور انداز بیان اس امر کو واضح طور پر بتلا رہا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لیکھرام کے متعلق الہامی خبر پر یقین تام تھا۔ آپ اپنے متعلق یہ بھی تحریر فرما رہے ہیں۔ کہ اگر میں اس پیشگوئی میں نعوذ باللہ جھوٹا نکلا تو مجھے ہر قسم کی سزا دے دو۔ اور اپنے آپ کو خوش کر لو۔ اس اشتہار کی اشاعت کثرت سے کی گئی۔ نیز حضور نے اپنی مشہور تصنیف آئینہ کمالات اسلام میں لیکھرام کے متعلق یہ اشعار تحریر فرمائے ؎

الا اے دشمن نادان و بے راہ
بترس از تیغ بُرّانِ محمدؐ
الا اے منکر از شانِ محمدؐ
ہم از نورِ نمایانِ محمدؐ
کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمانِ محمدؐ

— (۳) —

چونکہ لیکھرام اپنے آپ کو آریہ سماج کا لیڈر سمجھتا تھا۔ اور یہ فرقہ شدھی کا زبردست حامی تھا۔ اس فرقے کے لوگوں نے مسلمانوں کی تمام اخلاقی اور مذہبی دگرگوں حالت کو دیکھ کر اس امر کا عزم صمیم کر لیا ہوا تھا۔ کہ مسلمانوں کو مرتد کر لیا جائے۔ اس غرض کے لئے آریہ سماج کے امراء اور مخیر اشخاص نے دل کھول کر چندے دیئے نیز اس فرقہ کے مذہبی اور سرکردہ اشخاص اسلام بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق پر لغو اعتراضات کرتے ہوئے انتہائی زبان دراز اور بے باک تھے اس لئے بانی احمدیت کی مندرجہ بالا پیشگوئی عوام وخواص کے لئے جاذب توجہ ہوگئی۔ ابھی اس پیشگوئی کی اشاعت پر دو ماہ بھی گزرنے نہ پائے تھے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دوسری الہامی پیشگوئی خدا تعالےٰ سے علم پا کر شائع فرما دی جو یہ ہے:۔

"آج ۲ اپریل ۱۸۹۳ء مطابق ۱۴ ماہ رمضان ۱۳۱۰ھ ہے۔ صبح کے وقت تھوڑی سی غنودگی کی حالت میں میں نے دیکھا کہ میں ایک وسیع مکان میں بیٹھا ہوا ہوں اور چند دوست بھی میرے پاس موجود ہیں۔ اتنے میں ایک شخص قوی ہیکل مہیب شکل گویا اس کے چہرے سے خون ٹپکتا ہے میرے سامنے آکر کھڑا ہو گیا میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تب مجھے معلوم ہوا۔ کہ وہ ایک نئی خلقت اور شمائل کا شخص ہے۔ گویا انسان نہیں ملائک شداد غلاظ میں سے ہے۔ اور اس کی ہیبت دلوں پر طاری تھی۔ اور میں اس کو دیکھتا ہی تھا کہ اس نے مجھ سے پوچھا۔ کہ لیکھرام کہاں ہے؟ اور ایک اور شخص کا نام لیا کہ وہ کہاں ہے۔ تب میں نے اس وقت سمجھا کہ یہ شخص لیکھرام اور اس دوسرے شخص کی سزا دہی کے لئے مامور کیا گیا ہے۔ مجھے معلوم نہیں کہ وہ دوسرا شخص کون تھا۔" (برکات الدعا)

اس سلسلہ میں حضور نے ایک اور پیشگوئی فرمائی جس میں واقعہ قتل کے وقت کو بھی ظاہر کیا گیا تھا۔ اس پیشگوئی کا الہامی فقرہ نظم کی صورت میں یوں ہے ؎

وَبَشَّرَنِیْ رَبِّیْ وَقَالَ مُبَشِّرًا
سَتَعْرِفُ یَوْمَ الْعِیْدِ وَالْعِیْدُ اَقْرَبُ

یعنی اللہ تعالےٰ نے مجھے خوشخبری دی ہے کہ تو عید کے دن ایک امر دیکھے گا۔ اور وہ عید کے دن کے ساتھ والا دن ہوگا۔

— (۴) —

ان مندرجہ بالا پیشگوئیوں کی فہم صحیح تھا کہ لیکھرام

کو لیکھرام کے ہلاک ہونے کی خبر دی گئی۔ اور یہ بھی کہ یہ عبرت ناک واقعہ چھ سال کے عرصہ میں ہوگا۔ نیز یہ عظیم الشان تاریخی واقعہ عید کے ساتھ کے دن میں ہوگا۔ اور اس کا انجام وہی ہوگا' جو گوسالہ سامری سے کیا گیا۔ یعنی جلا کر وہ دریا میں ڈال دیا جائے گا۔ خدا تعالےٰ کی طرف سے لیکھرام کی ہلاکت کے لئے ایک شخص مقرر کیا گیا۔ جس کی نظر دل سے غیظ و غضب کی وجہ سے گویا خون ٹپکتا تھا اور سب سے آخر اور اہم امر کہ چونکہ یہ شخص بانی' اسلام رحمۃ للعالمین کا بدترین دشمن تھا۔ اس لئے وہ تیغ برّان محمدؐ کا نشانہ ہوگا۔

اس پیشگوئی سے خدا تعالےٰ نے یہ امر بھی ثابت کرنا تھا کہ قرآن کریم اور سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ اب بھی اپنے پیارے بندوں سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اور ان کو مکالمہ اور مخاطبہ کے شرف سے نوازتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ سمیع الدعا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۳ء میں سر سید احمد خان مرحوم کو (ان کی کتاب الدعاء والاستجابۃ کے جواب میں۔ جس میں وہ دعا کی قبولیت اور تاثیر نیز الہام اور وحی کے قائل نہ تھے) مخاطب کرتے ہیں ؎

ایکہ گوئی گر دعا ہا را اثر بودے کجاست
سوئے من بشتاب بنمائم ترا چوں آفتاب
ہاں مکن انکار زیں اسرار قدرتہائے حق
قصہ کوتاہ کن ببیں از ما دعائے مستجاب

یعنی اے وہ شخص جو کہتا ہے کہ دعا میں اثر کہاں ہے۔ میری طرف آ تاکہ میں تجھے آفتاب کی طرح روشن اثر دکھا دوں۔ اور خدا تعالےٰ کی قدرت کے اسرار سے انکار مت کر۔ قصہ مختصر اگر دعا کا اثر دیکھنا چاہتا ہے تو آ اور میری دعا کا اثر دیکھ لے جس کے متعلق خدا تعالےٰ نے مجھے بتایا ہے کہ وہ قبول ہوگئی ہے (یعنی لیکھرام کے متعلق میری دعا)

اس پیشگوئی کا ملک میں عام چرچا تھا ایک سال گزر گیا۔ دوسرا گزر گیا۔ آخر پانچ سال گزر گئے۔ معاندین اسلام اس عظیم الشان آسمانی اور ربّانی پیشگوئی کی تضحیک کر رہے تھے۔ کہ آخر غیرت خداوندی نے جوش مارا اور وہ وقت آ پہنچا جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ صداقت اسلام پر ایمان افروز نشان ظاہر ہونا تھا۔ ایک شخص پنڈت لیکھرام کے پاس آتا ہے۔ اور یہ درخواست کرتا ہے کہ میں ہندو ہونا چاہتا ہوں۔ لیکھرام نے اس خوشکن خبر اور اس شخص کے متعلق وسیع پیمانہ پر پرچار کیا۔ اور اس کو اپنے گھر رکھا۔ چنانچہ اس خوشی کی تقریب کو منعقد کرنے کے لئے

۶ مارچ ۱۸۹۷ء کا دن مقرر کیا گیا کیونکہ یہ عید شدھی تھی۔ اس لئے اس کے متعلق خاص پروگرام تیار کیا گیا۔

۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو لیکھرام اپنے مکان میں بیٹھا کام کر رہا تھا کہ تھکان کی وجہ سے انگڑائی لی۔ اس شخص نے جو ہندو ہونا چاہتا تھا ایک خنجر لیکھرام کے پیٹ میں مارا۔ اور لیکھرام خدائی وحی کے مطابق عجل جسدٌ لہ خوار کا منظر پیش کرنے لگا۔ انتڑیاں باہر نکل آئیں۔ چیخ و پکار سے محلہ میں ماتم بپا ہو گیا۔ لیکھرام کو فوری طور پر میو ہسپتال میں لے جایا گیا۔ جہاں ڈاکٹر پیری نے اس کا اپریشن کیا۔ مگر لیکھرام اس دنیا سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہوگیا اس ربّانی پیشگوئی کا ہر جگہ چرچا ہونے لگا پریس نے مخالف و موافق تاثرات بیان کئے۔ اور اس پیشگوئی کی تفصیلات کو تحریر کیا۔ ہندوؤں نے بالاتفاق قاتل کا سراغ لگانے کا مطالبہ کیا۔ قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر (الدار) کی تلاشی ہوئی۔ پولیس نے تلاشی لیتے وقت انتہائی باریک بینی سے کام لیا۔ پولیس نے حضور کے گھر کا محاصرہ کر لیا

——— (۵) ———

چونکہ آریہ سماج کے قلوب میں انتقام کا جذبہ سلگ رہا تھا۔ اور قاتل کو پکڑنے کا اصرار تھا۔ گورنمنٹ نے ایک مذہبی لیڈر کے قتل کی بناء پر قاتل کا سراغ لگانے کے لئے ہر قسم کے علمی اور فنی ذرائع استعمال کئے۔ اور ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک گورنمنٹ حرکت میں آگئی

- مگر لیکھرام کا قاتل کون تھا؟
- اور کہاں تھا؟
- اور یہ قتل کیوں ہوا؟

اپنے کئے کا ثمرہ لیکھو نے کیسا پایا
آخر خدا کے گھر میں بدلی سزا یہی ہے
جس کی دعا سے آخر لیکھو مرا تھا کٹ کر
ماتم پڑا تھا گھر گھر وہ میرزا یہی ہے
اچھا نہیں ستانا پاکوں کا دل دکھانا
گستاخ ہوتے جانا اس کی سزا یہی ہے

(در ثمین)

یہ رپورٹ گورنمنٹ کو پیش کر دی گئی کہ نہ تو کوئی سازش ہے اور نہ ہی منصوبہ ہے واقعہ قتل کے بعد ایک حجت تامہ حضور نے آریہ سماج کے سامنے یوں بیان فرمائی۔ آپ نے ۱۵ مارچ ۱۸۹۷ء کو اشتہار "لیکھرام کے متعلق آریوں کے خیالات" شائع فرمایا۔ جس میں آپ نے فیصلہ کی عبارت یوں تحریر فرمائی:۔

"میں ایک نیک صلاح دیتا ہوں کہ جس سے یہ سارا قصہ فیصلہ ہو جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک ایسا شخص میرے سامنے قسم کھاوے۔ جس کے الفاظ یہ ہوں کہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ شخص سازش قتل میں شریک یا اس کے حکم سے قتل ہوا ہے۔ پس اگر یہ صحیح نہیں ہے۔ اے قادر خدا ایک برس کے اندر مجھ پر وہ عذاب نازل کر جو ہیبت ناک عذاب ہو۔ مگر کسی انسان کے ہاتھ سے نہ ہو۔ اور نہ انسان کے منصوبوں کا اس میں کچھ دخل ہو سکے پس اگر یہ شخص ایک برس تک میری بددعا سے بچ گیا۔ تو میں مجرم ہوں اور اس سزا کے لائق جو ایک قاتل کے لئے ہونی چاہیئے۔ اب اگر کوئی بہادر کلیجہ والا آریہ ہے۔ جو اس طور سے تمام دنیا کو شہادت سے چھڑا دے۔ تو اس طریق کو اختیار کرے۔ یہ طریق نہایت سادہ اور راستی کا فیصلہ ہے۔"

الغرض حضرت بانیٔ احمدیت نے ہر طرح سے حجت پوری فرمائی۔ اور یہ نشان آپ کے ذریعہ ایسی آب و تاب سے ظاہر ہوا جو صداقت اسلام اور رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی حقانیت پر حجت قاطعہ ہے۔ یہ نشان جہاں آپ کی صداقت کی دلیل ہے وہاں آپ کے حضور پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات سے والہانہ محبت و عشق کی دلیل بھی ہے۔ وفی ذالک عبرۃ و تذکرہ لمن لہ عینان

لیکھرام کی موت کا نشان

مسیحِ پاک کی یہ پیشگوئی ہے ثبوت اس کا
کہ سچائی کے آگے زور باطل چل نہیں سکتا

محمدؐ مصطفےٰ ہیں ربِ جہاں کے ہادی و آقا
اور ان کا دین سب ادیان سے ہے افضل و اعلیٰ

"خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو اک عالم کو اک عالم دکھاتی ہے"

ہمیشہ حق کے دشمن کا برا انجام ہوتا ہے
فریب و مکر صبح و شام اس کا کام ہوتا ہے

وہ دنیا اور عقبیٰ میں غرض ناکام ہوتا ہے
مگر مردانِ حق کا اونچا روشن نام ہوتا ہے

"خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو اک عالم کو اک عالم دکھاتی ہے"

محمد صدیق امرتسری ایم۔ اے ربوہ

یاد رکھیے کہ مجلس اطفال الاحمدیہ کی رپورٹ ہر ماہ کی پندرہ تاریخ سے قبل مرکز میں پہنچ جانی چاہیئے۔ جملہ قائدین مجالس و ناظمین اطفال الاحمدیہ سے اس بات کی پابندی کی درخواست ہے (سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

صاحبِ نصاب احباب اور خواتین ازراہِ کرم زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

بعض ذی علم اصحاب کے مذہبی خیالات و افکار پر ایک نظر

جو ہو مفید لینا جو بد ہو اس سے بچنا
عقل و خرد یہی ہے فہم و ذکا یہی ہے
(فرمودہ حضرت مسیح موعودؑ)

(از مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی مقیم چڑانوالہ)

۱۔ اسلام کا مدوجزر

اسلام کا دورِ اوّل اپنی پوری شان و شوکت اور عروج و اقبال کے اعتبار سے خاص اہمیت کا حامل تھا۔ اس مبارک زمانہ میں اسلام کی صداقت بھری اور روح پرور صدائیں بڑے بڑے شاہی درباروں اور محلات میں سنائی دیتی تھیں۔ اسلام کے اس عظیم الشان روحانی دور میں مسلمان بحیثیت قوم بوجہ بنیان مرصوص ہونے کے اپنی نظیر آپ تھے اور ان کے اخلاق و اعمال۔ کردار اور گفتار کی دھاک ایک جہان پر کمال شان سے مسلط تھی۔ لیکن خیر القرون کا گزرنا تھا کہ مسلمانوں پر انحطاط و اضمحلال کا زمانہ آ گیا اور وہ اپنے روحانی اسلاف کی روایات کو یکسر بھول گئے اور ان کی آنکھوں سے اسلام کا شاندار ماضی اوجھل ہو گیا اور وہ اپنے مقصدِ حیات اور راہِ عمل سے کنارہ کش ہو کر دیگر دنیوی مشاغل میں لذات دُوں میں مصروف ہو گئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کا رہا سہا عز و وقار بھی خاک میں مل گیا۔ اسلام اور مسلمانوں کی ایسی حالت زار کو دیکھ کر حضرت سید عبد القادر صاحب جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ایسا روحانی انسان بھی اپنے زمانہ میں پکار اٹھا کہ

"ہمارے پیغمبر علیہ السلام کے دین کی دیواریں گر رہی ہیں اور دہائی دے رہی ہیں کہ کوئی ہے جو ان کی تعمیر کرے؟ دین محمدی کی نہر خشک ہوا چاہتی ہے اور جس کی پرستش اول تو ہوتی ہی نہیں اور کبھی ہوا بھی ہے تو دکھاوے اور نفاق کے ساتھ ہوتی ہے کوئی جو ان دیواروں کے سیدھا کرنے اور نہر کے وسیع کرنے اور اہل نفاق کو شکست دینے میں مدد کرے۔ میں ایسے علم کی گفتگو کر رہا ہوں جس کو واضح کرنا ہمارے امکان میں نہیں ہے اور اسکو ہم کسی فرشتے کو بھی نہیں بتاتے کہ مبادا کہ وہ کسی پر افشا کر دے۔"

(فیوضِ یزدانی اردو ترجمہ الفتح الربانی اشاعت اول) صفحہ ۳۸۶)

حضرت سید عبد القادر صاحب جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ درج شدہ ارشاد اپنے اندر پیشگوئی کا رنگ رکھتا ہے اور بآواز بلند اس امر کی منادی کر رہا ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کی زبوں حالی اور بیچارگی کے پیش نظر اللہ تعالیٰ آئندہ کسی مردِ حق کو مبعوث فرمائے گا جس کے مقدس ہاتھوں سے اسلام اور مسلمانوں کی کشتیٔ حیات قسم قسم کے خطرناک طوفانوں سے نجات پا کر منزلِ مقصود کی طرف نہایت سرعت اور شان کے ساتھ چلتی ہی چلی جائے گی۔ یہاں تک کہ مسلم قوم اپنے گوہرِ مقصود کو پا لے گی اور وجود صدیاں قبل کا سا روحانی منظر دنیا کی آنکھ ایک دفعہ پھر مشاہدہ کرے گی۔ سو دنیا والے بگوشِ ہوش سن لیں کہ اس غرض اور مقصد کی تکمیل اور اشاعت کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس دورِ آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے اور آپ کے ذریعہ ایک ایسے روحانی سلسلہ کا قیام ہوا ہے جس سے یقیناً اسلام اور مسلمانوں کے دن پھر رہے ہیں اور پھرتے چلے جائیں گے۔ حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام سچ فرما گئے ہیں سہ

اک بڑی مدت سے کفر اسلام کو کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

۲۔ امت محمدیہ میں مصلحین ربانی کی مبارک آمد

اسلام چونکہ خدا تعالیٰ کا آخری اور عالمگیر دین ہے اس لئے یہ ہو نہیں سکتا تھا کہ اس پر سدا موسمِ خزاں طاری رہے اور اللہ تعالیٰ اپنے مقدس دین کی عزت و توقیر ترک کر دے اور اس طرح اسلام اغیار کے ہاتھوں ہمیشہ کے لئے رسوائی کا منہ دیکھتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح گزشتہ امتوں میں ان کی اصلاح و تربیت نیز تائید حق اور ابطال باطل کی غرض سے اپنے پاکباز بندوں کو مختلف اوقات میں مبعوث فرمایا تھا۔ اسی طرح بلکہ ان سے کہیں بڑھ کر تائیدِ اسلام اور حمایت دین کے لئے خدا تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور پیروی کے نتیجہ میں امتِ مسلمہ میں بھی ربانی لوگوں کو مبعوث فرمایا تا وہ برگزیدہ ہستیاں تائیدات سماویہ اور خداداد روحانی استعدادوں کے باعث اپنے اپنے دور میں جہاں ایک طرف اسلام کو اغیار کے خطرناک حملوں سے محفوظ رکھ سکیں۔ وہاں مسلمانوں کی صحیح راہنمائی کر کے انہیں جادۂ مستقیم پر گامزن کر سکیں۔ چنانچہ ایک عالم دین لکھتے ہیں کہ:

"سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تک جتنے بھی انبیاء دنیا میں تشریف لائے ان کی امتوں میں مجموعی حیثیت سے بھی منصب نبوت کے فرائض کو انجام دینے والے اتنے نہیں نکل سکتے جتنے ایک امت محمدیہ میں مختلف زمانوں اور مختلف ممالک کے اندر پیدا ہو گئے۔"

(فیوضِ یزدانی اردو ترجمہ الفتح الربانی اشاعت اوّل صفحہ ۹)

امت محمدیہ میں آنے والے مصلحین اور مجددین کے روحانی مقام کو مسلمانوں کی نظر میں خاص اہمیت حاصل ہے۔ چنانچہ مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند اپنے ایک مضمون "مجدد الف ثانی" میں ایک مقام پر رقمطراز ہیں کہ

"جس طرح قرآن کریم نے انبیاء کرام کے لئے بعثت من اللہ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ جیسے هو الذی بعث فی الامیین رسولًا منهم یا جیسے حتی نبعث رسولًا یا جیسے بعثنا الیهم رسولًا وغیرہ ٹھیک اسی طرح حدیث نبوی نے مجددوں کے لئے بھی یہی بعثت من اللہ کا کلمہ اختیار کیا ہے ارشاد نبوی ہے ان اللہ یبعث لهذه الامة علیٰ راس کل مائة سنة من یجدد لها دینها۔ (مشکوٰۃ) بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے آغاز میں اس امت میں ایسے لوگوں کو مبعوث کرتا ہے جو امت کے لئے دین کی تجدید کریں اور جیسے قرآن نے نبی کا انتخاب من اللہ بتایا ہے اللہ اعلم حیث یجعل رسالته ایسے ہی اس حدیث میں مجدد کی نسبت بھی ان اللہ یبعث فرمایا گیا ہے۔ جس سے واضح ہو جاتا ہے کہ دونوں منصبوں کا انتخاب من جانب اللہ ہی ہوتا ہے۔"

(علماء ہند کا شاندار ماضی جدید صفحہ ۳۰۸)

(باقی)

---

۱۷ سترہ آیات طلب فرمائیں

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ نے سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات موٹے حروف میں طبع کروائی ہیں تاکہ بچے آسانی سے یاد کر سکیں قائدین مجالس اپنی ضرورت سے آگاہ کریں۔ اسی طرح اگر دیگر احباب اپنے بچوں کے لئے انفرادی طور پر منگوانا چاہیں۔ تو وہ بھی مرکز سے طلب فرمائیں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

برائے فروخت

ایک سٹون کرشر (سینڈ ٹیکٹر) نیا چالو حالت میں بجلی سے چلنے والا مع دفتر اور دو لیبر ہٹ جو کہ لاٹ نمبر ۱ سرگودہا روڈ پر دار الصدر شرقی ربوہ میں واقع ہے۔ خواہشمند احباب کرنل طالب حسین (ریٹائرڈ) دار العلوم ربوہ سے رجوع فرمادیں

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز قادیان اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر ۱۳۷۹۳

میں لطیف النساء بی بی بیوہ سید عبدالواسع صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۵۸ سال پیدائشی احمدی ساکن پدن پلا ڈاکخانہ ترپیسو (Nuapara) ضلع پوری (Puri) ریاست اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ آج مورخہ ۲۵/۱/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے:- زمین ایک ایکڑ قیمت ۳۰۰۰/- روپیہ۔ ایک گگرا قیمتی ۲۵/- روپیہ تھالی ایک قیمتی ۸/- روپیہ پتیلا ایک قیمتی ۲/- روپیہ۔ بیل ایک قیمتی ۱۸/- کٹورے دو قیمتی ۸/- گلاس ایک قیمتی ۲/۵۰ روپیہ بدھنا ایک قیمتی ۶/- روپیہ ایک گوٹھ نقرئی ۱½ تولہ قیمتی ۵۲/۵۰۔ ماکڑی طلائی ایک چار ماشہ قیمتی ۷۲/- روپیہ پھول طلائی ۴ عدد ۲۹/- روپیہ حق مہر بذمہ خاوند ایک ہزار روپیہ پنشن ماہوار ۳۲/۵۰ روپیہ پنشن یکمشت سالی کی ۱۹۹/۴۰ روپیہ دو ٹرنک قیمتی ۲۰/- روپیہ سوٹ کیس قیمتی ۵/- روپیہ ہاتھ بکس ایک قیمتی ۱۰/- روپیہ۔ الماری ایک قیمتی ۲۰/- کل میزان ۷۱۲/- روپیہ میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں (۳) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو اتنی رقم یا اتنی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی (۳) اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی تاریخ ۲۵ جنوری ۱۹۶۹ء

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

نشان انگوٹھا

الامستہا:- لطیف النساء بی بی ۲۵/۱/۶۹

گواہ شد:- ہدایت اللہ خان احمدی ۲۶/۱/۶۹

گواہ شد:- خلیل الرحمٰن احمد خان احمدی ہیڈ ماسٹر

Zaahar Niali High School

P.O. Niali Cuttack

(Orissa)

وصیت نمبر ۱۳۷۷۰

میں ثریا بانو اہلیہ مولوی جلال الدین صاحب نیر قوم احمدی پیشہ ملازمت صدر انجمن احمدیہ عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۶/۱۰/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ منقولہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر دو ہزار روپیہ بذمہ شوہر

۲- زیور ہار طلائی ۳۴ گرام کانٹے طلائی ۱۲ گرام۔ انگوٹھی دو عدد طلائی ۶ گرام کل ۵۲ گرام۔ قیمتی اندازاً ۹۳۶/- روپیہ

۳- دستی گھڑی ۱۰۰/- روپیہ

میں اپنی جملہ جائداد قیمتی ۳۰۳۶/- روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ملازمت میں ہوں مجھے مبلغ ۹۰/- روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ میں اپنی آمد موجودہ یا آئندہ جو بھی ہو کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

الامستہا:- ثریا بانو ۶/۱۰/۶۹

گواہ شد:- جلال الدین نیر ولد امیر حسین صاحب مرحوم۔ میں اپنی بیوی کے حق مہر دو ہزار کے حصہ جائداد دو صد روپیہ کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں۔ جلال الدین ۶/۱۰/۶۹

گواہ شد:- چوہدری فیض احمد گجراتی ولد حافظ غلام غوث صاحب مرحوم سکنہ قادیان بقلم خود ۶-۱۰/۶۹

وصیت نمبر ۱۳۷۷۴

میں محمد عبدالقادر آرٹسٹ ولد محمد علی صاحب گڈے قوم احمدی پیشہ آرٹسٹ عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۲/۱۰/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے۔ منقولہ جائداد میں ایک سلائی مشین ہے جس کی قیمت اندازاً دو صد روپیہ ہے میری آمد ماہوار ۱۰۰/- روپیہ ہے جو کم و بیش ہوتی رہتی ہے۔ میں اپنی آمد اور جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- محمد عبدالقادر موصی ۲/۱۰/۶۹

گواہ شد:- محمد عبدالصمد صاحب ولد سیٹھ محمد عبدالحی صاحب مرحوم سکنہ یادگیر ۲۲/۱۰/۶۹

گواہ شد:- محمد عبدالبصیر ولد سیٹھ محمد عبدالحی صاحب مرحوم سکنہ یادگیر ۲/۱۰/۶۹

وصیت نمبر ۱۳۷۷۵

میں شبیر بی زوجہ سید محمود علی صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کرنول ڈاکخانہ کوتول ضلع کرنول صوبہ آندھرا

بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۲/۱۰/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کان کے ٹکے طلائی نصف تولہ ہے۔ جس کی قیمت ایک سو روپیہ ہے۔ میرا حق مہر مبلغ پانچ سو روپیہ ہے۔ جو بذمہ شوہر واجب الادا ہے۔ میں اپنی اس جائیداد کے یا آئندہ جو بھی جائیداد پیدا کروں۔ دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میری کوئی اور آمد ہوگی تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتی رہوں گی میری وفات کے وقت میری جو جائداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامستہا:- شبیر بی موصیہ

گواہ شد:- سید محمود علی شوہر موصیہ ساکن کرنول ۲۰/۱۰/۶۹

گواہ شد:- محمد عظمت اللہ ولد نعمت اللہ صاحب آف حیدرآباد حال کرنول داماد موصیہ۔ ۲۱/۱۰/۶۹

وصیت نمبر ۱۳۷۷۹

سیدہ مبارکہ خاتون زوجہ سید عبدالقیوم قوم سید۔ پیشہ گھریلو عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کوسمبی ڈاکخانہ سونگھڑہ ضلع کٹک اڑیسہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۲۲/۱۲/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) حق مہر جو خاوند پر واجب الادا ہے ۱۰۰۰/-

(۲) طلائی زیورات۔

(الف) ہار وزنی اندازاً ۲½ تولہ قیمتی ۶۷۵/-

(ب) بالا دو عدد اندازاً وزن ۲½ تولہ ۶۷۵/-

(ج) کان کے پھول دو عدد وزن ½ تولہ
کان کے پھول دو عدد زنجیر کے ساتھ ½ تولہ
۲۵۰/- روپے

(د) ایک انگشتری وزنی اندازاً ½ تولہ ۵۰/- روپے

کل جائیداد ۱۸۵۰/- روپے صرف

اس کے مبلغ یکصد پچاسی روپیہ۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔

الامستہا:- سیدہ مبارکہ خاتون بقلم خود

گواہ شد:- سید عبدالقیوم شوہر موصیہ ۲۲/۱۲/۶۹

میں تصدیق کرتا ہوں کہ ایک ہزار روپیہ مہر کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ ایک صد روپیہ ادائیگی کا میں ذمہ دار ہوں۔ سید عبدالقیوم احمدی

گواہ شد:- بدر الدین احمد عفی عنہ وصی ۵۳۸۷ انسپکٹر وقف جدید قادیانی ۱۲/۱۲/۶۹

وصیت نمبر ۱۳۷۸۰

میں سید محمد یوسف ولد شاہ بذل الحسن صاحب قوم مسلمان پیشہ پنشنر عمر ۷۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن احمدیہ بلڈنگ محلہ رام سہ ڈاکخانہ بھاگلپور۔ ضلع بھاگلپور صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۷۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں۔ البتہ میرے پاس نقد ایک ہزار روپیہ ہے اور علاوہ اس کے میری ماہوار پنشن مبلغ اسی روپیہ ۸۰/- ہے میں اپنی آمد کا اور ایک ہزار روپیہ کا جو میری تحویل میں ہے۔ ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی میری منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد ثابت ہوگی یا میں پیدا کروں تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اس جائداد کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا میرے مرنے کے وقت جو بھی میری جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

المعبد:- محمد یوسف احمدیہ بلڈنگ بھاگلپور سٹی ۱۶/۱/۷۰

گواہ شد:- محمد ایوب ریٹائرڈ ۔ اے ڈی ایم بھاگلپور ۔ ۱۶ جنوری ۱۹۷۰ء

گواہ شد:- ڈاکٹر محمد یونس پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھاگلپور (بہار) ۱۶/۱

الفضل میں
اشتہار دے کر اپنی تجارت
کو فروغ دیں

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

۳۰۳ معطل افسروں میں سے تیس کے متعلق انتظامی کارروائی

راولپنڈی ۴ مارچ ۔ مارشل لاء کے ضابطہ ۵۸ کے تحت جن ۳۰۳ اعلیٰ افسروں کو معطل کیا گیا تھا ان میں سے تیس کے بارے میں انتظامی کارروائی مکمل ہو گئی ہے اور صدر مملکت نے خاص ٹربیونل کی سفارشات پر اپنے فیصلے کا اعلان کر دیا ہے فیصلہ کے مطابق ۱۹ اعلیٰ افسر برطرف کر دئیے گئے ہیں اور آٹھ ملازمین کو ریٹائر کر دیا گیا ہے البتہ صدر نے تین اعلیٰ افسروں کو دوبارہ ملازمت پر بحال کر دیا ہے

صدارتی سیکرٹریٹ کے کابینہ ڈویژن کی طرف سے کل ایک پریس نوٹ جاری کیا گیا ۔ اعلان کے مطابق باقی افسروں کے سلسلے میں کارروائی مکمل کی جا رہی ہے اور اس کا اعلان بھی وقتاً فوقتاً کیا جاتا رہے گا ریڈیو پاکستان نے اس توقع کا اظہار کیا ہے کہ یہ کارروائی آئندہ ماہ تک مکمل کر لی جائے گی

مقامی وسائل سے ترقی

لاہور ۴ مارچ ۔ وزیر اطلاعات و قومی امور نوابزادہ شیر علی خان نے زور دیا ہے کہ ہمیں ملکی ترقی کے لئے اپنی فنی استعداد تحقیقاتی صلاحیت اور مقامی وسائل کو بروئے کار لانا چاہیئے ۔ ہم اپنے آپ پر اسی صورت میں بھروسہ کر سکتے ہیں جب ہماری افرادی قوت تربیت یافتہ ہو اور تمام ترقیاتی کام وہ خود انجام دے ۔ انہوں نے یہ بات کل واپڈا آڈیٹوریم میں "مقامی وسائل سے ترقی" کے موضوع پر سہ روزہ سیمینار کا افتتاح کرتے ہوئے کہی ۔ اس مذاکرہ کا اہتمام ملکی ٹیکنیکل ادارہ ۔ ملی زراعتی ادارہ اور انجینئرز اور سائنسدانوں کی سوسائٹی نے مشترکہ طور پر کیا تھا ۔

عرب چھاپہ مار تنظیمیں نازک دور سے گذر رہی ہیں

بیروت ۳ مارچ ایک بڑی عرب چھاپہ مار تنظیم نے رجعت پسند عرب حکومتوں پر الزام لگایا ہے کہ وہ حریت پسندوں کی تنظیموں میں نفاق پیدا کر رہی ہیں ۔ فلسطین کے عوامی محاذ آزادی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ان رجعت پسند عرب حکومتوں کو اپنا اپنا مفاد عزیز ہے اور انہیں فلسطین کو اسرائیل کے قبضہ سے آزاد کرانے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے ۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ اسرائیل کے خلاف سرگرم عمل چھاپہ مار تنظیمیں ایک نہایت نازک دور سے گزر رہی ہیں ۔ انہیں ایسے نادان دوستوں سے محتاط رہنے کی ضرورت ہے ۔

فرخا بند پر پاک بھارت مذاکرات ختم ہو گئے

اسلام آباد ۴ مارچ ۔ فرخا براج کی تعمیر اور دریائے گنگا کے پانی کی تقسیم کے مسئلہ پر پاکستان اور بھارت کے وفود کی سات روزہ بات چیت کل مکمل ہو گئی ۔ کل دونوں ملکوں کے وفود کا آخری اجلاس ہوا تھا جو ساڑھے چار گھنٹے جاری رہا ۔ بات چیت کے بارے میں مشترکہ اعلان آج جاری کیا جائے گا ۔ بھارتی وفد کے ارکان نئی دہلی جانے کے لئے کل سہ پہر کراچی روانہ ہو گئے ۔ دریائے گنگا کے پانی کی تقسیم کے مسئلہ پر بات چیت دونوں ملکوں کے درمیان سیکرٹریوں کی سطح پر ہو رہی ہے ۔ دونوں ملکوں کا چوتھا اجلاس ۲۶ فروری کو اسلام آباد میں شروع ہوا تھا

رہوڈیشیا کی باغی حکومت کے خلاف طاقت استعمال کی جائے

عدیس ابابا ۔ ۳ مارچ ۔ پانچ افریقی ملکوں نے مطالبہ کیا ہے کہ رہوڈیشیا کی باغی حکومت کا تختہ الٹنے کے لئے طاقت استعمال کی جائے ۔ ان میں الجزائر ، ایتھوپیا ، کینیا ، زیمبیا ۔ اور موریطانیہ شامل ہیں

امریکہ تباہی کے دہانے پر کھڑا ہے

لندن ۳ مارچ ۔ امریکی نیگروؤں کے رہنما آنجہانی مارٹن لوتھر کنگ کی اہلیہ نے انتباہ کیا ہے کہ امریکہ اس وقت تباہی اور سماجی انتشار کے دہانے پر کھڑا ہے کل رات لندن میں ٹیلی وژن پر انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ امریکی نیگروؤں کے حقوق کے تحفظ کے لئے سست رفتاری سے چل رہے ہیں ۔

خدمت میں عظمت ہے

نونہالان احمدیت ! اپنوں اور پرائوں سب کی خدمت کرنا آپ کا فرض ہونا چاہیئے اور ہر ضرورت مند کی ضرورت پوری کرنا آپ کا شعار ۔ بنی نوع انسان کی خدمت کیجئے اور خدمت خلق کا ایسا نمونہ دکھائیے کہ آپ کا خدا آپ سے راضی ہو جائے ۔ اور حقیقی عظمت آپ کو نصیب کرے ۔ اور یہ مت بھولئے کہ خدمت میں ہی عظمت ہے ۔

(سیکرٹری صحت و ایثار)

اطفال توجہ فرمائیں

احمدی بچوں کی تربیت کے لئے مرکز کی طرف سے ہر سال امتحانات منعقد کئے جاتے ہیں جن کا نصاب "کامیابی کی راہیں" کی شکل میں چھپا ہوا موجود ہے ۔ امسال یہ امتحانات انشاء اللہ ۲۹ ہجرت (مئی) بروز جمعہ منعقد ہوں گے ۔ سب اطفال اس طرف خاص توجہ دیں ۔ کیونکہ دینی علم احمدی بچے کا زیور ہے ۔

(سیکرٹری تعلیم و تربیت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

امانت تحریک جدید

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ امانت فنڈ میں رکھوائیں میں تو جب تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں "

احباب کرام حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے اپنی جملہ رقوم امانت تحریک جدید میں جمع فرما کر ثواب دارین حاصل کریں ۔

(دفتر امانت تحریک جدید)

اہل ربوہ کے لئے خوشخبری

اب کپڑوں کی سلائی کے لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ ربوہ میں ہر قسم کے مردانہ زنانہ اور بچگانہ ریڈی میڈ ملبوسات کی دکان کھل چکی ہے نہایت دیدہ زیب اور اعلیٰ ڈیزائنوں میں ملبوسات خریدنے کے لئے تشریف لائیں ۔ ناصر پروڈکٹس (نزد پوسٹ آفس) گولبازار ۔ ربوہ ۔

ولادت

میرے برادر نسبتی چوہدری محمد عالم صاحب پنجاب یونیورسٹی کو اللہ تعالیٰ نے تیسرا لڑکا مورخہ ۲ رتبلیغ ۱۳۴۷ ہش کو عطا فرمایا ہے ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام محمود عالم تجویز فرمایا ہے ۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و تندرستی کے ساتھ رکھ کر خادم دین بنائے ۔ (محمد احمد انور ایم اے ۔ ربوہ)

ہمدرد نسواں (محبوبہ) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج ۔ دواخانہ خدمت خلق ربوہ سے طلب کریں ۔ مکمل کورس ۲۰ روپے

لارڈ برٹرنڈرسل نے فلسفہ کے علاوہ تاریخ کی بھی کچھ کم اہم خدمت انجام نہیں دی

انہوں نے فلسفیانہ نظریات کے تاریخی پس منظر کو واضح کر کے سرمایہ تاریخ میں خاصہ اہم اضافہ کیا

بزم تاریخ تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب کا فاضلانہ لیکچر

ربوہ ــــ محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے (کینٹب) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے ۲ مارچ ۱۹۷۰ء کو کالج کی بزم تاریخ کے زیر اہتمام منعقدہ ایک خصوصی اجلاس میں مشہور و معروف عظیم برطانوی فلسفی لارڈ برٹرنڈ رسل پر (جن کا پچھلے دنوں انتقال ہوا ہے) انگریزی میں تقریر کرتے ہوئے سرمایہ تاریخ میں ان کے قابل قدر اضافہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی آپ کا یہ ٹھوس اور پر مغز لیکچر جو ایک گھنٹہ سے زائد عرصہ تک جاری رہا ان کی زندگی کے مختلف شعبوں سے متعلق برٹرنڈ رسل کے مخصوص نظریات اور ان کی بہت سی باریکیوں پر حاوی تھا۔ لیکچر کے دوران آپ نے تنقیدی اسلوب سے کام لیتے ہوئے ان نظریات کے حسن و قبح کا جائزہ بھی پیش کیا جہاں آپ نے امن اور عالمی حکومت سے متعلق برٹرنڈ رسل کے نظریات اور اس سلسلہ میں ان کی مقدور بھر مساعی کو قابل تعریف گردانا وہاں مذہب و اخلاق اور جنسیات سے متعلق ان کے نقطہ نظر پر تنقید کے رنگ میں واضح فرمایا کہ ان کے اول الذکر نظریات اور مؤخر الذکر نقطہ نظر میں تضاد پایا جاتا ہے۔ ایک طرف وہ امن کے حامی تھے اور دوسری طرف روایتی اقدار کے منکر۔

بزم تاریخ کے اس خصوصی اجلاس میں صدارت کے فرائض بزم کے سٹوڈنٹ پریذیڈنٹ عبدالمنان نیاز صاحب نے ادا کئے۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو کالج کے ایک طالب علم بشیر عارف صاحب نے کی اس کے بعد محترم قاضی صاحب موصوف نے اپنی تقریر کا آغاز کرتے ہوئے اس امر پر روشنی ڈالی کہ اگرچہ فلسفہ اور تاریخ دو جداگانہ مضمون ہیں لیکن اگر دیکھا جائے تو ان کا چولی دامن کا ساتھ ہے آپ نے فرمایا ایک فلسفہ پر ہی کیا حصر ہے تاریخ تو مضمون ہی ایسا ہے کہ ہر دوسرے مضمون سے اس کے تعلق کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ہر مضمون کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہوتا ہے کہ اس مضمون کی تاریخ بیان کی جائے۔ اسی طرح فلسفہ کی بھی اپنی ایک تاریخ ہے جو اپنی جگہ کچھ کم اہم نہیں ہے۔ پھر آج تک جو بھی فلسفیانہ نظریات پیش ہوتے رہے ہیں انہیں ان کے تاریخی پس منظر سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا اور اس پس منظر کو سمجھے بغیر ان نظریات کی اصل روح کو سمجھنا ممکن نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ ایک فلسفی تاریخ سے کبھی بے نیاز نہیں ہو سکتا۔

محترم قاضی صاحب نے فرمایا جب اس نقطہ نگاہ سے ہم برٹرنڈ رسل کی علمی کاوشوں کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ انہوں نے علم تاریخ کی بھی کچھ کم خدمت انجام نہیں دی۔ اس ضمن میں آپ نے ان کی کتاب "دی ہسٹری آف ویسٹرن فلاسفی" کا خاص طور پر ذکر کیا اور بتایا کہ انہوں نے مغربی فلسفہ کی تاریخ بیان کرتے ہوئے مختلف فلسفیوں کے نظریات کا ہی ذکر نہیں کیا ہے۔ بلکہ ان نظریات کے تاریخی پس منظر پر بھی روشنی ڈالی ہے اس طرح ان کی تاریخ میں اچھا خاصا اور نمایاں "کونٹری بیوشن" ہے۔ آپ نے اس طرف بھی اشارہ کیا کہ رسل کی کتاب "دی ہسٹری آف ویسٹرن فلاسفی" کے نام کی یہ امر مظہر ہے کہ رسل مشرقی فلسفہ کے منکر نہیں تھے۔ آپ نے بتایا اسلام کا تو نام لے کر انہوں نے ذکر کیا ہے اور مسلمان فلسفیوں ابن رشد ابن عربی، بو علی سینا وغیرہ کا جو یورپ میں پہلے سے بہت معروف ہیں اور ان کے نظریات کا بھی ذکر کیا ہے

محترم قاضی صاحب نے فرمایا اس کے علاوہ رسل نے فلسفہ سے ہٹ کر بعض ایسی کتابیں بھی لکھی ہیں جو بابت عمدہ تاریخ کے ذیل میں آتی ہیں۔ ان کتب میں سے آپ نے

(۱) فریڈم اینڈ آرگنائزیشن

(۲) پاور اور

(۳) روڈ ٹو فریڈم

کا خاص طور پر ذکر کر کے ان کے مندرجات پر بھی روشنی ڈالی۔

آپ نے تقریر کے دوران یہ بھی واضح فرمایا کہ برٹرنڈ رسل نے نارمل ہسٹری کے علاوہ بعض ایسے موضوعات پر بھی قلم اٹھایا ہے جن کا فلسفہ سے براہ راست تعلق نہیں ہے۔ ان کی ایسی کتب میں سے آپ نے (۱) پرنسپلز آف سوشل ری کنسٹرکشن (۲) ریلیجن اینڈ سائنس نیز (۳) سیکس اینڈ موریلیٹی کا ذکر فرمایا اور ان کی متعدد دیگر کتابوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جنگ و امن، عالمی حکومت شخصی اور علاقائی آزادی کی حدود، سوشلزم، تاریخ کا رخ موڑنے والے حادثہ کے طور پر رونما ہونے والے واقعات، تعلیم، مذہب، اخلاق، عیسائیت اور جنسیات کے بارہ میں ان کے مخصوص نظریات اور ان کے حسن و قبح کو تفصیل سے واضح فرمایا۔ آپ نے فرمایا ایک طرف تو برٹرنڈ رسل امن اور عالمی حکومت کے زبردست مؤید اور حامی نظر آتے ہیں اور دوسری طرف جنسیات اور مذہب و اخلاق کے بارہ میں ان کا نقطہ نظر امن اور عالمی حکومت کے نظریات سے مطابقت نہیں رکھتا۔ ان کے ہاں یہ ایک عجیب تضاد ہے کہ ایک طرف تو وہ امن کے زبردست حامی ہیں اور دوسری طرف وہ روایتی اقدار کو جن کا خود امن کو فروغ دینے میں بہت بڑا حصہ ہے سرے سے تسلیم ہی نہیں کرتے ان کے نظریات کا مطالعہ کرتے وقت یہ تضاد ضرور کھٹکتا ہے۔

محترم قاضی صاحب موصوف کا یہ لیکچر بہت دلچسپی اور دلجمعی کے ساتھ سنا گیا اور سامعین اس سے بہت محظوظ و مستفیض ہوئے آخر میں بزم تاریخ کے نگران مکرم پروفیسر سعود احمد صاحب ایم اے نے حاضرین سے انگریزی میں خطاب کرتے ہوئے ایسے فاضلانہ اور بصیرت افروز لیکچر پر محترم قاضی صاحب موصوف کا بزم تاریخ کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے اس امر پر بہت ممنونیت کا اظہار کیا کہ محترم قاضی صاحب ایسے ماہر فلسفہ دان نے بزم تاریخ کی درخواست کو قبول فرما کر بزم کے اراکین اور دیگر حاضرین کرام کو برٹرنڈ رسل ایسے عظیم فلسفی کے نظریات سے ہی روشناس نہیں کرایا بلکہ ایک ناقد کی حیثیت میں ان کے نظریات کے حسن و قبح کو واضح کر کے اپنے قیمتی خیالات سے بھی مستفیض ہونے کا موقع عنایت فرمایا

بزم تاریخ کی طرف سے اس اظہار تشکر کے بعد صدر اجلاس نے اجلاس کے برخاست ہونے کا اعلان کیا۔

(عبدالجبار سیکرٹری بزم تاریخ
تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

انصار اللہ کی جملہ مجالس کے جملہ عہدیداران

کی خدمت میں ایک نہایت ضروری گذارش

کسی تنظیم کی کامیابی اور بیداری کا راز اس کے بروقت اجلاسوں اور اجتماعوں میں مضمر ہوتا ہے۔ اگر کوئی تنظیم اپنی کارگزاری کا باقاعدگی سے جائزہ نہیں لیتی تو اس کا قدم ترقی کی طرف ہرگز نہیں اٹھ سکتا۔

اس لئے جملہ مجالس کے جملہ عہدیداران کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ دستور اساسی کے مطابق اپنے ان اجلاسوں کے بروقت انعقاد کی طرف فوری توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں تا انہیں صحیح خطوط پر اور سرعت کے ساتھ آگے قدم بڑھانے کی توفیق مل سکے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

گمشدہ گھڑی کی تلاش

ایک زنانہ گھڑی "کیمی" (Camy) رحمت بازار میں گم گئی ہے جن صاحب کو ملے مندرجہ پتہ پر پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

ہیڈ مسٹرس
نصرت گرلز ہائی سکول۔ ربوہ